

روزہ احکام و مسائل

مؤلف

مفتی سعید الزعفرانی صاحب قاسمی

مفتی و استاذ حدیث جامعہ شرفیہ روضۃ العلوم، ٹانڈہ
سابق معین مدرس دارالعلوم دیوبند

ناشر

دار الترجمة والتحقیق

ٹنڈولہ، ٹانڈہ، رامپور، یوپی، الہند

روزہ - احکام و مسائل

مؤلف

مفتی سعید الزفر صاحب قاسمی

مفتی و استاذ حدیث جامعہ اشرفیہ روضۃ العلوم، ٹانڈہ

سابق معین مدرس دارالعلوم، دیوبند

ناشر

دارالترجمہ و تحقیق

ٹنڈولہ ٹانڈہ بادی، رامپور

اشاعت کی عام اجازت ہے

نام کتاب : روزہ-احکام و مسائل

مؤلف : مفتی سعید الطفر قاسمی

+91 9012454047

saeeduzzafar1984@gmail.com

تعداد صفحات : 56

کمپوزنگ : محمد عبداللہ سلیمان

قبا گرافکس حیدرآباد +91 9704172672

qubagraphics1@gmail.com

ملنے کا پتہ

☆ دارالترجمہ و تحقیق، ٹنڈولہ، ٹانڈہ، رام پور، یوپی، فون نمبر: 9012454047

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُومْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ
أُخْرَى يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا
الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُم وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

(البقرة: ۱۸۵)

فہرست مضامین

۱۱	میری بات	❁
۱۲	رمضان کی فضیلت کا بیان	❁
۱۲	گنہگاروں کے لئے خصوصی عنایت	❁
۱۳	روزہ دار کے لئے قرآن کی سفارش	❁
۱۳	رمضان میں آپ ﷺ کی جو دو سخا	❁
۱۴	سحری کا کھانا باعث برکت ہے	❁
۱۴	چاند دیکھنے کا حکم	❁
۱۵	چاند دیکھنے کی دعا	❁
۱۵	رمضان میں اعتکاف کا حکم	❁
۱۷	روزہ کا بیان	❁
۱۷	روزہ کا مقصد	❁
۱۸	روزہ کے لغوی و اصطلاحی معنی	❁
۱۸	روزہ کی نیت	❁
۱۹	روزہ کی اقسام	❁

- ۱۹ (۱) فرض معین روزے ❁
- ۲۰ رمضان کا روزہ فرض ہونے کی شرائط ❁
- ۲۰ (۲) فرض غیر معین روزے ❁
- ۲۰ (۳) واجب معین روزے ❁
- ۲۱ (۴) واجب غیر معین روزے ❁
- ۲۳ مسنون روزے ❁
- ۲۴ مستحب روزے ❁
- ۲۴ ۱- شوال کے چھ روزے ❁
- ۲۴ ۲- پیر اور جمعرات کے روزے ❁
- ۲۵ ۳- ایام بیض کے روزے ❁
- ۲۵ ۴- یوم عرفہ کا روزہ ❁
- ۲۵ ۵- ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے ❁
- ۲۶ ۶- ۱۵ شعبان کا روزہ ❁
- ۲۶ ۷- صوم داؤدی ❁
- ۲۶ ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے ❁
- ۲۷ ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے ❁
- ۲۷ ۱- تنہا جمعہ کا روزہ ❁
- ۲۷ ۲- تنہا ہفتہ کے دن روزہ رکھنا ❁
- ۲۸ ۳- صوم وصال ❁
- ۲۸ ۴- صوم دہر ❁
- ۲۸ ان لوگوں کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے ❁

- ۲۹ حیض روکنے والی دوا کا استعمال ❁
- ۳۰ **سحری و افطار کا بیان** ❁
- ۳۰ سحری کا آخری وقت ❁
- ۳۰ صبح صادق کے بعد رات کے خیال سے سحری کھائی ❁
- ۳۰ سحری و افطار کے اعلان کے لئے گولہ داغنا یا گھنٹی بجانا ❁
- ۳۱ صحبت کے بعد بغیر غسل کے سحری ❁
- ۳۱ افطار کس چیز سے کرے؟ ❁
- ۳۱ افطار اور نماز مغرب کے درمیان فاصلہ ❁
- ۳۲ غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کریں ❁
- ۳۲ افطار کی دعا ❁
- ۳۲ افطار کے وقت اجتماعی دعا ❁
- ۳۳ **ان اعذار کا بیان جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے**
- ۳۳ ۱- مریض ❁
- ۳۳ مریض کی چند صورتیں ہیں ❁
- ۳۴ اعصابی کمزوری ❁
- ۳۴ ۲- مسافر ❁
- ۳۶ ۳- حمل والی عورت ❁
- ۳۶ ۴- دودھ پلانے والی عورت ❁
- ۳۶ ۵- روزے کی حالت میں سخت بھوک اور پیاس کا ہونا ❁
- ۳۶ ۶- شیخ فانی ❁

۳۷ مجاہد فی سبیل اللہ ❁

۳۸ ان چیزوں کا بیان جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن مکروہ ہو جاتا ہے

۳۸ تھوک جمع کر کے نگلنا ❁

۳۸ کھرا کھوٹا پر کھنے کے لئے شہد چکھنا ❁

۳۸ روزے کی حالت میں گل کا استعمال ❁

۳۹ ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا ❁

۳۹ روزہ میں کلی کرے غرارہ نہیں ❁

۳۹ بیوی سے دل لگی کرنا ❁

۴۰ کمزور کر دینے والے کام کرنا ❁

۴۰ گناہ کے کام ❁

۴۰ روزہ میں ”مندی“ کا نگلنا ❁

۴۱ روزہ میں منی نگلنا ❁

۴۱ سحری میں زیادہ تاخیر کرنا ❁

۴۱ عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ❁

۴۲ ان چیزوں کا بیان جن کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۴۲ عورت کا سالن وغیرہ چکھنا ❁

۴۲ بچہ کو کھانا چبا کر دینا ❁

۴۲ روزہ کی حالت میں ناخن یا بال کا ٹٹنا ❁

۴۳ مسواک کرنا ❁

۴۳ تیل لگانا ❁

- ۴۳ سرمہ لگانا ❀
- ۴۳ خوشبو سونگھنا ❀
- ۴۴ بے اختیار دھواں ناک یا حلق میں جائے ❀
- ۴۴ دانت سے خون نکلنا ❀
- ۴۴ عورت کا اپنی شرم گاہ میں روئی کا پھاہار کھنا ❀
- ۴۴ روزے میں قئے کرنا ❀
- ۴۵ روزہ میں انجکشن اور گلوکوز چڑھانا ❀
- ۴۵ روزہ کی حالت میں زنڈوبام ❀
- ۴۵ روزہ میں احتلام ❀
- ۴۵ ہومیو پیتھک دوائی کا سونگھنا ❀
- ۴۶ پائیریا کی پیپ ❀
- ۴۶ آنکھ میں دوا ڈالنا ❀
- ۴۶ کان میں تیل، دوا اور پانی ڈالنا ❀
- ۴۶ روزہ میں منجن ❀
- ۴۶ عورتوں کا لبوں پر سرخی لگانا ❀

کفارہ کا بیان

- ۴۸ کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ ❀
- ۴۹ روزہ کا کفارہ کیا ہے؟ ❀
- ۴۹ کفارہ کے روزوں میں حیض کا مسئلہ ❀
- ۴۹ کفارہ کے روزوں میں بیماری ❀

- ۴۹ کھانا کھلانے میں تسلسل ضروری نہیں ❀
- ۵۰ ایک ہی غریب کو ساٹھ دن تک کھانا کھلانا ❀
- ۵۰ کفارہ میں غلہ یا اس کی قیمت ❀

ان صورتوں کا بیان جن میں قضا اور کفارہ واجب ہے

- ۵۱ جان بوجھ کر جماع کرنا ❀
- ۵۱ جماع بلا انزال ❀
- ۵۱ شوہر نے عورت سے زبردستی جماع کیا ❀
- ۵۲ روزے کی حالت میں کچا گوشت یا چاول کھانا ❀
- ۵۲ نمک کھالیا ❀
- ۵۲ لٹکھا اور کھینی کھانا ❀
- ۵۲ بیوی کا تھوک چاٹنا ❀

ان صورتوں کا بیان جن میں صرف قضا واجب ہے

- ۵۳ روزہ میں کنکر یا لوہے کے ٹکڑے کھانا ❀
- ۵۳ بھول سے کھانے کے بعد جان بوجھ کر کھایا ❀
- ۵۳ روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی روزہ دار کی طرح رہے ❀
- ۵۴ بوس و کنار کی وجہ سے انزال ❀
- ۵۴ احتلام کے بعد افطار ❀
- ۵۴ سخت بیماری میں روزہ توڑنا ❀
- ۵۴ منہ میں پانی یا لٹکھا دبا کر رکھنا ❀
- ۵۴ کلی کرتے وقت پانی اندر جانا ❀

- ۵۵ کان یا ناک میں دوا ڈالنا ❁
- ۵۵ مسوڑھوں کا خون اندر جانا ❁
- ۵۵ حقہ یا بیڑی پینا ❁
- ۵۵ مسافر نے روزہ توڑ دیا ❁
- ۵۵ مشیت زنی کرنا ❁
- ۵۵ عورت کی شرم گاہ میں انگلی داخل کرنا ❁

فدیہ کا بیان

- ۵۶ فدیہ کیا ہے؟ ❁
- ۵۶ فدیہ کس پر واجب ہے؟ ❁

میری بات

عبادات اسلام کا مغز ہیں، انسانی دنیا کا وجود عبادات کی ادائیگی کے لئے ہے، صرف یہی ذریعہ ایسا ہے جو انسان کو اپنے رب حقیقی سے قریب تر کرتا ہے۔

عبادات میں بھی عظمت اور اہمیت کے لحاظ سے کافی فرق ہے رمضان کو ہی لیجئے کہ صد ہا برکات اور خیرات اپنے پہلو میں لئے ہوئے ہے، روزہ کا تو کہنا ہی کیا کہ جس کے بارے میں سرکاری اعلان ہے کہ اس کا بدلہ میں ہی دوں گا، ہم اس کی جتنی قدر کریں کم ہی کم ہے، ہمارے مسلمان بھائیوں کی بڑی تعداد ہے جو روزہ ہی نہیں رکھتی، کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ روزہ تو رکھتے ہیں مگر مسائل کی عدم واقفیت کراہت میں لے جاتی ہے، اس لئے روزہ اور اس کے مسائل کو سیکھنے کی ضرورت ہے، اللہ کا شکر ہے کہ انھی تقاضوں کی بناء پر یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے

آمین

سعید الظفر

۲۹ شعبان: ۱۴۴۰ھ

رمضان کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی آسانی کے لئے بارہ مہینے تجویز فرمائے؛ لیکن ان میں رمضان کو جو اہمیت حاصل ہے دوسروں کو نہیں، رمضان المبارک کے سلسلہ میں ذخیرہ احادیث میں بے شمار ارشادات رسول اکرم ﷺ کے موجود ہیں، رمضان کی اہمیت اور عظمت ہو یا اس کی برکتوں کا بیان، گناہوں کی بخشش کا سوال ہو، یا خیر کے دروازوں کے کھلے رہنے کا تذکرہ، غرض رمضان کے حوالہ سے ہر پہلو نمایاں اور بے شمار خصوصیتیں لئے ہوئے ہے، نبی اکرم ﷺ اس ماہ مبارک کے استقبال کے لئے بے چین رہتے تھے، رمضان کے انتظار میں شعبان کا ایک دن شمار کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”نبی کریم ﷺ جتنا شعبان کے ایام گننے کا اہتمام فرماتے تھے اتنا دیگر مہینہ کا اہتمام نہ فرماتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے، اگر مطلع ابراؤد ہوتا تو ۳۰ رکاع دوپورا فرماتے تھے“ (۱)

گنہگاروں کے لئے خصوصی عنایت:

اس مقدس مہینہ کی برکت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور گنہگار بندوں پر خصوصی عنایت کا معاملہ کیا جاتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”جو شخص ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے،

(۱) ابوداؤد: ۳۱۸۱، مشکوٰۃ: ۱۷۴

اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اسی طرح جو شخص شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ مشغول عبادت رہے، اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں“ (۱)

روزہ دار کے لئے قرآن کی سفارش

رمضان کی خصوصیات میں نماز تراویح ہے، بندہ پروردگارِ عالم کے حضور پورے مہینے رات میں قیام کرتا ہے اور قرآن پڑھتا اور سنتا ہے، میدانِ محشر میں قرآن کریم بھی بندے کے لئے سفارش کرے گا، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”روزہ اور قرآن کریم بندہ کے لئے سفارش کریں گے روزہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشات سے روک رکھا لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اسے رات کو سونے سے روک رکھا، لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما؛ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائی گی“ (۲)

رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دو سخا

اس ماہ کے تقدس کی وجہ سے عبادات میں اضافہ ہو جاتا ہے، ہر انسان کو چاہیے کہ عزیز و اقارب اور غرباء پر خرچ کرنے میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرے، یہی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

(۱) بخاری: ۲۵۵۱، رقم ۱۸۶۳

(۲) مشکوٰۃ شریف ۱/۱۷۳

”جب رمضان کا مہینہ آتا تو آنحضرت ﷺ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے

اور ہر سائل کی مراد پوری فرماتے تھے“ (۱)

سحری کا کھانا باعث برکت ہے

روزے کی ابتداء صبح صادق سے ہوتی ہے، اور اس سے پہلے سحری کا کھانا کھایا جاتا ہے، جو مسنون ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو سحری کھانے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ (۳)

آپ نے اس کھانے میں برکت کی بشارت دی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانا باعث برکت ہے“ (۴)

چاند دیکھنے کا حکم

ہمارے زمانہ میں غفلت پائی جاتی ہے کہ لوگ چاند دیکھنے کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ جن مہینوں سے اسلامی عبادت متعلق ہیں، مثلاً رمضان، شوال اور ذالحجہ ان کے لئے اثنیسویں تاریخ کو چاند دیکھنا حنفیہ کے نزدیک واجب علی الکفایہ ہے (۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”احصوا اہلال شعبان لر مضان“ (۶)

رمضان کے لئے شعبان کے چاند کا اہتمام کرو“

اور جن مہینوں سے کوئی نفل عبادت متعلق ہے جیسے شعبان (پندرہ شعبان کا روزہ) محرم (یوم عاشوراء کا روزہ) تو ان کا چاند دیکھنا بھی مسنون ہے، اور ان مہینوں کے علاوہ ہر مہینہ

(۱) شامی زکریا: ۳/۴۰۰

(۳) بخاری ۱۵۷۱

(۵) ترمذی: ۱۳۸۱

(۱) مشکوٰۃ شریف ۱۷۴۱

(۲) مسلم: ۳۵۰۱/۱ - مشکوٰۃ: ۱۷۵۱

(۴) فتح القدیر: ۲/۲۴۲

میں ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) میں روزہ رکھنے کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے، تو ان کے لئے بھی چاند کا دیکھنا کم از کم مستحب ہے۔ (۱)

تو خلاصہ یہ ہے کہ سال کے بارہ مہینوں کا چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ الگ بات ہے کہ بعض ماہ کے لئے چاند دیکھنا واجب اور بعض کے لئے مسنون اور بعض کے لئے مستحب ہے۔

چاند دیکھنے کی دعا:

چاند نظر آجائے تو دعاء بھی پڑھنا چاہیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعاء پڑھتے تھے۔

”اللَّهُ أَكْبَرُ! اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ“ (۲)
”اللہ اکبر، ہم پر اس چاند کو امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام، نیز
اسی چیز کی توفیق کے ساتھ طلوع فرما جیسے آپ پسند فرماتے ہیں،
اور جس میں آپ کی خوشنودی ہے۔ (اے چاند) میرا اور تیرا
پروردگار اللہ ہے“

اس موقع پر اہم بات یہ ہے کہ دعا پڑھتے یا چاند دیکھتے وقت چاند کی طرف اشارہ کرنا مکروہ ہے؛ اس لئے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ نئے چاند کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ (۳)

رمضان میں اعتکاف کا حکم

رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف (۴) سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی

(۱) قاموس الفقہ: ۳۴۲/۵ (۲) المغنی: ۵/۳ (۳) فتح القدیر: ۲۴۳/۱

(۴) اعتکاف: عربی زبان کا ایک لفظ ہے، جس کے معنی ٹھہرنے اور اپنے آپ کو روک لینے کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں مسجد کے اندر نیت کے ساتھ اپنے آپ کو مخصوص چیزوں سے روک رکھنے کا نام ہے۔

اگر کسی ایک شخص نے بھی اعتکاف کر لیا تو سبھوں کے ذمہ سے ترک سنت کا گناہ ختم ہو جائے گا اور اگر کسی نے نہیں کیا تو تمام لوگ ترک سنت کے مرتکب ہوں گے اور گنہ گار ہوں گے۔ (۱)

رسول اللہ ﷺ نے پابندی کے ساتھ اعتکاف فرمایا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے رہے پھر آپ کے بعد ازواج مطہرات نے بھی اعتکاف فرمایا، (۲) آپ ﷺ ایک سال اعتکاف نہ کر سکے تو دوسرے سال بیس دنوں کا اعتکاف فرمایا۔ (۳)

(۱) ہدایہ: ۲۰۹/۱، مراۃ الفلاح: ۴۳۲

(۲) بخاری: باب الاعتکاف العشر الاخر رقم: ۲۰۳۶

(۳) ابوداؤد: باب الاعتکاف رقم: ۲۴۶۴

روزہ کا بیان

روزہ اسلام کی اہم ترین عبادت ہے؛ بلکہ اس کے بنیادی ارکان میں سے ہے روزہ میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے، کھانے پینے کے تمام اسباب موجود ہیں؛ لیکن ایک دانہ حلق سے نیچے نہیں جاسکتا، پانی کی کمی نہیں اور پیاس نے لب و دہن کو خشک کر رکھا ہے، لیکن کیا مجال کہ کوئی گھونٹ حلق کو تر کرے، دن بھر تپنے کے بعد روزہ دار سورج ڈوبتے ہی اللہ کے حکم سے کھاتا ہے، یہ سب گویا اپنے رب سے تعلق و محبت کی نشانی ہے کہ سب کو چھوڑ کر اس کی خوشی حاصل کرتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا، یا یہ کہ میں خود اس کی جزا ہوں۔ (۱)

روزہ کا مقصد

قرآن کریم نے روزہ کا مقصد خاص تقویٰ کا حصول بیان کیا ہے؛ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (۲)

”اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر، تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ“ (ترجمہ شیخ الہند)

تقویٰ ضبط نفس کا نام ہے، پیٹ اور نفسانی خواہشات گناہ کے سب سے بڑے دروازے ہیں، ہر گناہ کا تعلق ان دو چیزوں سے جڑتا ہے۔

روزہ صبح سے شام تک حرام تو کجا حلال اور جائز طریقہ پر بھی ان خواہشات کو برتنے اور عمل میں لانے کی اجازت نہیں دیتا، جو بندہ مسلسل ایک ماہ تک اپنے نفس کو پابند رکھے گا یقیناً اس میں ضبط کی صلاحیت پیدا ہوگی اور وہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچا سکے گا، اسی کا نام تقویٰ ہے۔

روزہ کے لغوی و اصطلاحی معنی

روزہ کو عربی زبان میں ”صوم“ کہا جاتا ہے، صوم کے لغوی معنی ”رکنے“ کے ہیں، خاص طور پر کھانے پینے سے رکنا۔ (۱)

شرعی اصطلاح میں ”صوم“ کہا جاتا ہے، صبح صادق (۲) سے غروب آفتاب (۳) تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور جماع (ہمبستری) سے رکے رہنا۔ (۴)

روزے کی نیت

نیت کی تعریف یہ ہے۔

”النیت معرفتہ بقلبه أن يصوم كذا“ (۵)

(۱) البحر الرائق: ۲/۲۵۹

(۲) صبح صادق وہ سپیدی ہے جو مشرق کی جانب آسمان کے کنارے پر شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی نظر آئے، وہ آناً فاناً بڑھتی رہتی ہے، غائب نہیں ہوتی اور جو روشنی اس سے بیشتر آسمان کے بیچ میں نظر آتی ہے جو تھوڑی دیر بعد غائب ہو جاتی ہے وہ صبح کاذب کہلاتی ہے۔ (نور الاصابح: ص: ۴۶) اور روزہ صبح صادق سے شروع ہوتا ہے صبح کاذب سے نہیں۔

(۳) سورج کی ٹکریہ غائب ہوتے ہی مشرق کی جانب سے اندھیرا ظاہر ہوتا ہے یہ اندھیرا غروب آفتاب کی نشانی ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۱۰/۲۱۰)

(۵) ہندیہ: ۱۹۵/۱

(۴) ہندیہ: ۱۹۴/۱

یعنی نیت اصل میں دل سے اس بات کو سمجھ لینے کا نام ہے کہ وہ فلاں روزہ رکھ رہا ہے اس تعریف سے معلوم ہوا کہ نیت اصل میں دل کے ارادہ کا نام ہے، زبان سے کہنا ضروری نہیں ہے، زبان سے بھی کہہ لے تو مزید بہتر ہے۔

روزہ کی اقسام:

روزہ کی چھ اقسام ہیں:

- (۱) فرض معین یعنی وہ روزہ جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین ہیں۔
- (۲) فرض غیر معین یعنی وہ روزہ جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین نہ ہو۔
- (۳) واجب معین یعنی جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین ہو۔
- (۴) واجب غیر معین یعنی وہ روزہ جس کی ادائیگی کے لئے دن متعین نہ ہو۔
- (۵) مسنون روزہ۔
- (۶) مستحب روزہ۔

(۱) فرض معین روزے

فرض معین روزے یعنی جن کی ادائیگی کا وقت معین ہو اور وہ رمضان کے روزے ہیں جن کی ادائیگی کے لئے کچھ سال میں ایک ماہ متعین ہے۔

رمضان کے روزے فرض ہیں، یہ روزے ہجرت کے دوسرے سال مدینہ منورہ میں فرض ہوئے۔ (۱)

رمضان کے روزہ کی نیت اگر رات سے کر لے تب بھی صحیح ہے اور اگر رات سے نیت نہیں کی تھی کہ صبح ہو گئی اور دن چڑھ آیا اور ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں ہے تو نصف نہار شرعی (۲)

(۱) البدایہ والنہایہ: ۲۵۴/۳

(۲) نہار شرعی سے مراد صبح صادق کے طلوع ہونے سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے اس پورے وقت کے گھنٹہ کو شمار کر دو جو نصف یعنی درمیانی گھنٹہ ہو وہی نصف نہار شرعی کہلائے گا (نور الايضاح) اب اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پہلے نیت کر لی تو روزہ صحیح ہو جائے گا۔

تک نیت کرنے کی گنجائش ہے۔ (۱)

رمضان کے روزوں کی نیت کے سلسلہ میں یہ بات بھی لائق توجہ ہے کہ ہر دن کے روزہ کے لئے الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے۔ (۲)

رمضان کا روزہ فرض ہونے کی شرائط:

رمضان کا روزہ اس شخص پر فرض ہوگا جس میں تین باتیں پائی جائیں:

- (۱) مسلمان ہو غیر مسلم پر روزہ فرض نہیں ہے۔
- (۲) عاقل ہو یعنی دماغی توازن درست ہو، پاگل اور مجنون پر روزہ فرض نہیں۔
- (۳) بالغ ہونا بالغ پر روزہ فرض نہیں ہے۔

(۲) فرض غیر معین روزے

وہ روزے جو فرض ہیں لیکن ان کی ادائیگی کے لئے وقت متعین نہیں ہے اور وہ رمضان کی قضا کے روزے ہیں (۳) رمضان کی قضا روزے کی نیت کے لئے ضروری ہے کہ رات ہی سے نیت کی جائے، صبح کی نیت سے رمضان کا قضا روزہ ادا نہیں ہوگا۔ (۴)

(۳) واجب معین روزے

وہ روزے جو واجب ہیں؛ لیکن ان کی ادائیگی کے لئے اوقات متعین ہیں، اس کی دو صورتیں ہیں۔

- ۱- کسی نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں دن یا فلاں تاریخ یا فلاں مہینے کے روزے رکھوں گا ان ہی ایام میں رکھنا واجب ہے، ان کو نذر معین بھی کہتے ہیں۔
- ۲- ایک شخص نے رمضان کا چاند خود اپنی آنکھ سے دیکھا، لیکن کسی شرعی وجہ سے قاضی نے

(۲) ہندیہ: ۱۹۵/۱

(۱) ہندیہ: ۱۹۰/۱

(۳) بعض فقہاء نے کفارات کے روزوں کو فرض روزوں میں شمار کیا ہے، لیکن ہم نے ان واجب غیر معین میں شمار

(۴) عمدة الفقہ: ۱۳۱/۳

کیا ہے۔

اس کی گواہی قبول نہیں کی، تو اس شخص پر اس دن کا روزہ رکھنا واجب ہے۔ (۱)
 ان دونوں صورتوں میں نیت کا وہی طریقہ ہے جو رمضان کے اداروزے کا ہے یعنی
 رات سے بھی کر سکتے ہیں اور نصف النہار شرعی سے پہلے تک بھی کر سکتے ہیں۔ (۲)

(۴) واجب غیر معین روزے

یہ چوتھی قسم ہے، اس سے مراد وہ روزے ہیں جو واجب ہوں اور ان کی ادائیگی وقت
 کے ساتھ مقید نہ ہو، اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱- کسی نے دن، تاریخ اور مہینے کی قید کے بغیر نذر مانی مثلاً اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں
 ایک دن کا روزہ رکھوں گا، تو اس روزہ کی ادائیگی واجب ہے اور چونکہ کسی دن کے
 ساتھ مقید نہیں ہے اس لئے جب چاہے رکھ سکتا ہے۔ اس کو نذر غیر معین بھی کہتے ہیں،
 اس روزہ کے لئے رات سے نیت کرنا ضروری ہے، صبح صادق کے بعد نیت کی تو نذر
 کی طرف سے روزہ درست نہیں ہوگا۔ (۳)

۲- واجب غیر معین روزے کی دوسری صورت یہ ہے کہ کسی نے متعین دن یا تاریخ کے
 ساتھ یہ نیت کی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں عید کے دن روزہ رکھوں گا، حالانکہ عید
 کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ (۴) تو اس پر واجب ہے کہ اس نذر کے روزے کو عید
 کے دن نہ رکھے بلکہ بعد میں قضاء کرے؛ البتہ اس قضاء کے لئے کوئی دن متعین
 نہیں ہے جب چاہے رکھ سکتا ہے۔ (۵)

اس روزہ کی نیت بھی رات ہی سے کی جائے گی۔ (۶)

۳- نفل روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتا ہے، اگر کسی نے توڑ دیا تو اس کی قضاء
 ضروری ہے (۷) اس قضاء کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے جب چاہے کر سکتا

(۱) عمدة الفقہ: ۱۰۷/۳ (۲) ہندیہ: ۱۹۵/۱ (۳) ہندیہ: ۱۹۶/۱، عمدة الفقہ: ۱۳۱/۳

(۴) بخاری: ۲۶۷/۱ (۵) درمختار: ۱۲۴/۲، عمدة الفقہ: ۱۰۷/۳

(۶) عمدة الفقہ: ۱۳۱/۳ (۷) عمدة الفقہ: ۱۰۷/۳

- ہے۔ اس روزہ کے لئے بھی رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے۔ (۱)
- ۴۔ کفارات کے روزے بھی واجب ہیں، اور ان کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت متعین نہیں ہے، مثلاً قسم کا کفارہ۔ (۲) کفارہ ظہار (۳) رمضان المبارک میں قصداً روزہ توڑنے کا کفارہ (اس کا مستقل بیان آگے آ رہا ہے) اور قتل خطا (۴) کے کفارہ کے روزے، ان تمام کفارات کے روزوں کی نیت رات ہی سے کرنا ضروری ہے۔ (۵)
- ۵۔ اگر کوئی شخص حج تمتع (۶) یا حج قرآن (۷) ادا کرے تو اس پر دم شکر کے طور پر ایک قربانی واجب ہوتی ہے، اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو دس دن کے روزے رکھنے

- (۱) ہندیہ: ۱۹۶/۱
- (۲) اللہ تعالیٰ کے نام سے جو قسم کھائی جاتی ہے اس کی تین قسمیں ہیں (i) بیہن غموس (ii) بیہن منعقدہ (iii) بیہن لغو، ان تینوں میں سے صرف بیہن منعقدہ میں ہی کفارہ واجب ہوگا کسی اور میں نہیں (شامی: ۴۷/۳) اور بیہن منعقدہ کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص مستقبل کے بارے میں کسی ایسی بات کی قسم کھائے جس کا ہونا ممکن ہو (قاموس الفقہ: ۳۵۴/۵) اگر اس قسم کو توڑ دے تو کفارہ واجب ہوگا، اور قسم کے کفارہ کی یہ چار صورتیں ہیں: (۱) دس مسکینوں کو کھانا کھانا، (۲) دس مسکینوں کو کپڑے دینا، (۳) غلام آزاد کرنا، اگر پہلے ان تین صورتوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ کفارہ ادا کرے؛ لیکن اگر ان میں سے کسی کے ذریعہ کفارہ ادا نہیں کر سکا تو (۴) پھر چوتھی صورت یہ ہے کہ مسلسل تین دن روزے رکھ کر کفارہ ادا کر دے۔
- (۳) ظہار کا مطلب یہ ہے شوہر اپنی بیوی کو اپنی کسی محرم عورت کے ساتھ تشبیہ دے مثلاً یوں کہے کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ، پیٹ، ران، شرمگاہ کی طرح ہے، ظہار کے بعد جب تک کفارہ ادا نہ کیا جائے بیوی سے صحبت جائز نہیں ہے، اور کفارہ ظہار کی تین شکلیں ہیں: غلام آزاد کرے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اور اس پر بھی قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (سورہ المجادلہ آیت نمبر ۳-۴)
- (۴) قتل خطا وہ ہے جس میں قتل کا ارادہ نہ ہو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) ارادہ سے غلطی ہوئی، مثلاً شکار سمجھ کر گولی چلائی معلوم ہوا کہ وہ شکار نہیں آدمی تھا۔ (۲) فعل میں غلطی واقع ہوئی مثلاً گولی شکار پر چلائی؛ لیکن نشانہ چوک گیا اور آدمی کو لگ گئی، اس میں دیت کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ مسلمان غلام آزاد کیا جائے اور غلام میسر نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔

- (۵) تاتار خانہ: ۳۶۹/۳، ہندیہ: ۱۹۵/۱
- (۶) حج تمتع کی صورت یہ ہے کہ حاجی میقات سے عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کر کے احرام کھول دے، پھر جب حج کا زمانہ آئے تو دوبارہ حج کی نیت سے احرام باندھے۔
- (۷) حج قرآن کی صورت یہ ہے کہ میقات سے ایک ساتھ حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے۔

ہوں گے تین روزے ایام حج میں ۹ رذالہ تک اور بقیہ سات روزے واپسی کے بعد۔
یہ روزے واجب ہیں (۱) ان روزوں کی نیت رات ہی سے کرنا ضروری ہے۔ (۲)
کسی نے حالت احرام میں کسی عذر کی وجہ سے سرمنڈالیا یا سلاہوا لباس پہن لیا تو اس
کو کفارہ ادا کرنا ہوگا، اس کی تین صورتیں ہیں، ان میں سے جس کے ذریعہ چاہے
کفارہ ادا کر دے:

- (۱) قربانی کرے۔
- (۲) چھ مسکینوں کو تین صاع گیہوں دے۔
- (۳) تین روزے رکھے۔ یہ روزے واجب ہیں خواہ متفرق طور پر ادا کرے (۳)
- اور ان روزوں کی نیت رات ہی سے کرنا ضروری ہے۔ (۴)
- ۷۔ اگر کسی نے نذریا منت کا واجب اعتکاف کیا یا رمضان کے اخیر عشرہ میں مسنون
اعتکاف کیا تو ان دونوں کے لئے روزہ شرط ہے اور یہ روزہ واجب ہے۔ (۵)
- رمضان کے روزہ کی نیت کا مسئلہ گزر گیا اور واجب اعتکاف کے روزے کی نیت بھی
متعین ہونے کی وجہ سے رات سے بھی کر سکتا ہے اور اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا
نہیں ہے تو نصف نہار شرعی سے پہلے تک بھی گنجائش ہے۔

مسنون روزے

مسنون روزے وہ ہیں جس پر حضور ﷺ نے پابندی فرمائی ہے۔
چنانچہ مسنون روزہ یوم عاشوراء یعنی دس محرم اور اس کے ساتھ نویں یا گیارھویں یوم
کا ہے، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
”خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس دن (یوم عاشوراء) کا روزہ

(۱) عمدة الفقه ۱۰۸/۳ (۲) جامع الرموز ۱۵۳/۱

(۳) عمدة الفقه ۱۰۸/۳ (۴) تاتارخانیہ ۳۶۹/۳ (۵) بدائع ۱۰۸/۱

گذرے ہوئے سال کے گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا“ (۱)
 چوں کہ یہودی بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے، اس لئے آپ نے امتیاز کے لئے دس
 کے ساتھ نو محرم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا؛ بلکہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خود آپ کا
 بھی یہی معمول نقل کیا ہے۔ (۲) ان روزوں کی نیت رات سے بھی کر سکتا ہے اور اگر صبح کچھ
 کھایا پیا نہیں ہے تو نصف نہار شرعی سے پہلے تک بھی کر سکتا ہے۔ (۳)

مستحب روزے

یہاں مستحب روزوں سے مراد وہ روزے ہیں جس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ترغیب دی ہو؛ لیکن آپ سے اس پر زیادہ اہتمام ثابت نہ ہو، مستحب روزوں کی چند صورتیں
 ہیں۔

۱- شوال کے چھ روزے:

شوال میں چھ روزے رکھنا مستحب ہے، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس نے رمضان اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس

نے تمام زمانہ روزہ رکھا“ (۴)

شوال کے چھ روزے مسلسل بھی رکھے جاسکتے ہیں اور الگ الگ بھی۔ (۵) ان روزوں
 کی نیت رات سے بھی کی جاسکتی ہے اور صبح نصف نہار شرعی سے پہلے تک بھی گنجائش ہے۔ (۶)

۲- پیر اور جمعرات کے روزے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(۲) ترمذی: ۱۵۸۱

(۳) مسلم: ۳۶۹۱

(۶) ہندیہ: ۱۹۵/۱

(۱) ترمذی: ۱۵۸۱

(۴) تاتارخانیہ: ۳۶۹/۳

(۵) مراقی الفلاح: ۳۵۱

”پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ

میرے اعمال اس حال میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ سے رہوں“ (۱)

ان روزوں میں رات سے نیت ضروری نہیں ہے، صبح صادق کے بعد نصف نہار شرعی

سے پہلے تک بھی کر سکتے ہیں۔ (۲)

۳- ایام بیض کے روزے:

ہر ماہ جس تاریخ میں چاہے تین روزہ رکھ لے سنت ادا ہو جائے گی بعض روایات سے

معلوم ہوتا ہے کہ تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کے روزے رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے،

ان کو ایام بیض کہتے ہیں، (۳) ان روزوں کی نیت رات میں بھی کر سکتا ہے اور صبح صادق کے

بعد نصف نہار شرعی سے پہلے بھی کر سکتا ہے۔ (۴)

۴- یوم عرفہ کا روزہ:

یوم عرفہ یعنی نوزی الحجہ کا روزہ مستحب ہے، آپ ﷺ نے اس روزے کے بارے

میں فرمایا ہے کہ یہ روزہ گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گا۔ (۵)

اس روزہ کی نیت رات میں بھی کر سکتا ہے اور صبح صادق کے بعد نصف نہار شرعی سے

پہلے تک گنجائش ہے۔ (۶)

۵- ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے:

یکم ذی الحجہ سے ۹ ذی الحجہ تک روزے رکھنا مستحب ہیں اور ان میں بھی نویں ذی الحجہ

کے روزے کا بڑا درجہ ہے۔ (۷)

(۲) ہندیہ ۱۹۵/۱

(۱) ترمذی: ۳۷۱/۱

(۳) عمدۃ الفقہ: ۱۰۹/۳

(۳) عمدۃ الفقہ: ۱۰۹/۳

(۶) ہندیہ ۱۹۵/۱

(۵) مسلم ۳۶۷/۱

(۷) سنن ابن ماجہ ص: ۱۲۴ باب صیام العشر فتاویٰ محمودیہ ۱۹۲/۱

ان روزوں کی نیت رات کے علاوہ صبح نہا شرعی سے پہلے تک کر سکتے ہیں۔ (۱)

۶-۱۵ شعبان کا روزہ:

ایک روایت میں پندرھویں شعبان کے روزے کی بھی ترغیب آئی ہے، ارشاد ہے:

”اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها

وصوموا نهارها“

”جب شعبان کی رات آئے تو اس میں عبادت کرو اور دن میں

روزہ رکھو“ (۲)

اس روزے کی نیت رات کے علاوہ صبح نہا شرعی سے پہلے تک کر سکتے ہیں۔ (۳)

۷- صوم داؤدی:

مستحب روزوں میں ایک روزہ صوم داؤدی ہے یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن

روزہ نہیں رکھنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بہتر کوئی روزہ نہیں اور وہ

اس طرح کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو“ (۴)

اس روزے کی نیت بھی رات کے علاوہ صبح نصف نہا شرعی سے پہلے تک کر سکتے ہیں۔ (۵)

ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے:

نفل روزہ پورے سال رکھا جاسکتا ہے، البتہ سال میں چند دن ایسے ہیں کہ ان میں

(۱) ہندیہ ۱۹۵/۱

(۲) ابن ماجہ ۹۹/علامہ ابو الفضل عراقی متوفی ۸۰۶ھ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے (المعنی عن حمل الاسفار:

۲/۱۰۷) یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے، لیکن فضائل اعمال سے تعلق رکھتی ہے اس لئے ضعیف ہونے کے باوجود

قابل قبول ہے۔ (قاموس الفقہ ۴/۲۹۹)

(۳) بخاری ۲۶۶۱/۱

(۴) تاتاریخانیہ: ۳۲۹/۲

(۵) تاتاریخانیہ: ۳۶۹/۳

روزہ رکھنا مکروہ تحریمی، یعنی حرام سے قریب ہے اور کچھ ایام ایسے ہیں کہ ان میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے (۱) ہم پہلے ان ایام کو بیان کرتے ہیں جن میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ نے ان ایام میں روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (۲)

ان ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے:

جن ایام میں روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- تنہا جمعہ کا روزہ:

تنہا جمعہ کا روزہ مکروہ تنزیہی ہے، اگر اس کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا روزہ ملا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”تم میں سے کوئی صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے سوائے اس

کے کہ اس کے ساتھ پہلے یا بعد ایک اور روزہ بھی رکھے“ (۳)

۲- تنہا ہفتہ کے دن روزہ رکھنا:

یہ بھی مکروہ ہے۔ (۴) آپ ﷺ نے فرمایا:

”سوائے فرض کے اس دن کوئی روزہ نہ رکھو، اگر (اس دن) کوئی

چیز نصیب نہ ہو تو لکڑی ہی چباؤ“ (۵)

اس ممانعت کی وجہ امام ترمذی نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یہود اس دن کا احترام کرتے

ہیں تو مسلمانوں کو یہودیوں کی مشابہت سے احتراز کرنا چاہیے۔ (۶)

(۱) مکروہ تنزیہی میں مکروہ تحریمی کی بنسبت کم درجہ کی کراہت پائی جاتی ہے۔

(۲) بخاری ۲۶۶۱/۱

(۳) بخاری ۲۶۷۱/۱، مسلم ۳۶۰۱

(۴) حوالہ سابق

(۵) ترمذی ۱۵۷۱

(۶) در مختار: ۸۲/۱

۳- صوم وصال:

آپ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔ (۱) صوم وصال کی صورت یہ ہے کہ آدمی صبح صادق سے روزہ کی حالت میں رہے اور غروب آفتاب کے وقت بھی افطار نہ کرے بلکہ دوسرے دن کا روزہ بھی یوں ہی شروع کر دے۔ (۲)

۴- صوم دہر:

صوم دہر کا مطلب ہے پورے سال کی دن کا ناغہ کئے بغیر مسلسل روزے رکھنا، (۳) بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسلسل پورے سال روزے رکھے اور پانچ دن (یعنی عیدین اور ایام تشریق کے تین دن) روزہ نہ رکھے تو صوم دہر جائز ہے۔ اور کچھ فقہاء فرماتے ہیں کہ ان پانچ دنوں میں روزہ نہ بھی رکھے تب بھی مکروہ ہے۔ (۴) یہی رائے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے، اس لئے کہ مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے آدمی کمزور اور سست ہو جائے گا، جس کی وجہ سے فرائض، واجبات اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے عاجز ہو جائے گا۔ (۵) بلکہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے مسلسل روزے رکھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا اور ایک ایک دن وقفہ سے روزہ رکھنے کی اجازت دی۔ (۶)

ان لوگوں کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے:

حیض (۷) اور نفاس (۸) والی عورتوں کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، لیکن بعد

میں قضا کریں۔ (۹)

- | | |
|--|-----------------------|
| (۱) ترمذی ۱۶۳/۱ | (۲) مراقی الفلاح: ۳۵۱ |
| (۳) عمدة الفقہ: ۱۱۵/۳ | (۴) عمدة الفقہ: ۱۱۱/۳ |
| (۵) شامی: ۸۴/۲ | (۶) بخاری: ۲۶۵/۱ |
| (۷) عورت کو ہر مہینے جو خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں (غسل احکام و مسائل: ۶۷)۔ | |
| (۸) عورت کو بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے، اس کو نفاس کہتے ہیں (ہدایہ: ۶۹/۱)۔ | |
| (۹) طحطاوی علی مراقی: ۳۴۸ | |

حیض روکنے والی دوا کا استعمال

رمضان کے مہینے میں کچھ عورتیں حیض روکنے والی دوائیں کھاتی ہیں؛ تاکہ روزہ ادا کر سکیں، بہتر یہ ہے کہ حیض روکنے والی دواؤں کا استعمال نہ کیا جائے؛ اس لئے کہ حالت حیض میں روزہ نہ رکھنے کا حکم خود اللہ کا ہے اور ان دواؤں سے صحت پر بُرا اثر بھی پڑتا ہے؛ اس لئے ان سے بچنا چاہئے، تاہم اگر کوئی استعمال کر لے اور روزہ رکھ لے تو روزہ درست ہوگا۔ (۱)

سحری و افطار کا بیان

روزے کا آغاز صبح صادق (۱) کے طلوع ہونے سے ہوتا ہے اور اختتام غروب آفتاب پر ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے سحری کھانے کو مستحب قرار دیا ہے؛ (۲) تاکہ قوت آجائے اور روزہ کا پورا کرنا آسان ہو، مختلف احادیث میں سحری کھانے کی ترغیب آئی ہے، ایک حدیث میں ہے: ”سحری کھاؤ سحری میں برکت ہے“ (۳)

سحری کا آخری وقت:

جو وقت فجر شروع ہونے کا ہے یعنی صبح صادق طلوع ہونے کا، وہی وقت سحری کے ختم ہونے کا ہے، سحری تاخیر سے کھانا مستحب ہے۔ (۴)
لیکن اتنی تاخیر بھی نہیں ہونی چاہیے کہ رات کا باقی رہنا مشکوک ہو جائے۔

صبح صادق کے بعد رات کے خیال سے سحری کھائی:

اگر اس خیال سے سحری کھائی کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے حالانکہ صبح صادق ہو چکی تھی تو صرف روزہ کی قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں ہوگا۔ (۵)

سحری و افطار کے اعلان کے لئے گولہ داغنا یا گھنٹی بجانا:

لوگوں کو سحری اور افطار کے وقت کی اطلاع کرنے کے لئے، نفاذہ بجانا یا گھنٹہ بجانا

(۱) تعریف گذر گئی۔ (۲) شرح النوی علی مسلم ۳۵۰/۱

(۳) مسلم ۳۵۰/۱ (۴) صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۵۵۲ (۵) ہندیہ ۱۹۴

یا بارود کا گولہ داغنا جائز ہے؛ لیکن یہ کام مسجد سے الگ ہونے چاہیے کیوں کہ یہ چیزیں احترام مسجد کے خلاف ہیں۔ (۱)

صحبت کے بعد بغیر غسل کے سحری:

صحبت کرنے کے بعد افضل طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کرے پھر سحری کرے، اگر کوئی بغیر غسل کئے سحری کھاتا ہے تو درست ہے؛ البتہ یہ ہے کہ کھانے پینے سے پہلے کلی کر لے اور ہاتھ دھو لے۔ (۲)

افطار کس چیز سے کرے؟

افطار کسی بھی چیز سے کرے جائز ہے، البتہ فقہاء نے کھجور یا پانی سے افطار کرنے کو مسنون قرار دیا ہے، حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے، تو کھجور سے افطار کرے کہ یہ باعث برکت ہے، اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کر لے کہ یہ پاکیزہ ہے“ (۳)

افطار اور نماز مغرب کے درمیان فاصلہ:

مغرب کی نماز میں جلدی کرنا چاہیے لیکن فقہاء نے عذر کی وجہ سے تاخیر کی بھی اجازت دی ہے اور آدمی کا کھانے کی حالت میں ہونا بھی ایک عذر ہے اس لئے افطار کی وجہ سے تھوڑی تاخیر میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اتنی تاخیر نہ ہو کہ تارے نکل آئیں، یہ مکروہ ہے۔ (۴)

(۲) مسلم، حدیث: ۲۵۹۲۔ ہدایہ: ۱۵۱/۱

(۱) فتاویٰ محمودیہ: ۲۰۶/۱۰

(۳) کتاب الفتاویٰ: ۳/۲۳۷

(۴) مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر: ۲۲۵۶

غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کریں:

غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطار کر لینا مسنون ہے۔ (۱)

اگر اس یقین کے ساتھ افطار کر لیا کہ سورج ڈوب چکا ہے، مگر بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اس کی غلط فہمی تھی تو صرف قضاء واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ اور اگر گمان تھا کہ سورج نہیں ڈوبا ہے پھر بھی افطار کر لیا تو کفارہ بھی واجب ہوگا۔ (۲)

افطار کی دعا:

افطار کے وقت دعا کرنی چاہیے، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”روزہ دار کو افطار کے وقت ایک ایسی دعا کا حق دیا جاتا ہے جو رد نہیں کی جاتی“ (۳) اپنی دعاؤں کے علاوہ احادیث میں وارد مسنون دعائیں بھی پڑھنی چاہیے، ایک حدیث میں یہ دعا ہے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

”پاس ختم ہوگئی رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر بھی ثابت ہے“ (۴)

بعض احادیث میں یہ دعا بھی ہے:

”اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ“

”اے الہی: میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا آپ ہی کے رزق سے

افطار کیا“ (۵)

افطار کے وقت اجتماعی دعا:

مسجد یا کسی جگہ اجتماعی دعا کرنا افطار کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت

نہیں ہے؛ اس لئے اس طریقہ سے بچنا چاہیے۔ (۶)

(۱) قاموس الفقہ ۲۹۵/۴ (۲) ہندیہ ۱۹۵/۱

(۳) ابن ماجہ ص: ۱۲۵ (۴) ابوداؤد: باب القول عند الافطار: ۳۲۱

(۵) ابوداؤد باب القول عند الافطار: ۳۲۲ (۶) فتاویٰ محمودیہ: ۲۱۳/۱۰

ان اعذار کا بیان جن کی وجہ سے روزہ توڑنا جائز ہے

شریعت اسلامیہ میں انسانیت کے لئے سہولت ہے، اسلام کا کوئی حکم فطرت انسانی کے خلاف نہیں ہے، روزے دار کو بھی کبھی ایسی مجبوری پیش آ جاتی ہے کہ اس کے لئے روزہ رکھنا یا اسے باقی رکھنا مشکل ہو جاتا ہے ہم یہاں ان ہی اعذار کو بیان کر رہے ہیں کہ جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا یا روزہ رکھنے کے بعد توڑنا جائز ہے، ایسے اعذار مندرجہ ذیل ہیں:

۱- مریض:

بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ توڑنے اور صحت مند ہونے کے بعد اس کی قضاء کرنے کی اجازت دی ہے۔ (۱) کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (کفارہ کی تعریف اور حکم آگے آ رہا ہے)۔

فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مریض کے لئے مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا مباح ہے اور اسی طرح اگر روزہ سے ہے تو روزہ توڑنا بھی جائز ہے۔ (۲)

مریض کی چند صورتیں ہیں:

(الف) پہلے سے مریض ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ہلاک ہو جانے یا کسی عضو کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

- (ب) پہلے سے مریض ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔
- (ج) پہلے سے مریض ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے مرض میں اضافہ کا تو اندیشہ نہ ہو، لیکن خطرہ ہو کہ یہ صحت میں تاخیر اور بیماری میں طول کا باعث ہوگا۔
- (د) ابھی بیمار نہ ہو لیکن معتبر اور دیانت دار ماہر مسلمان ڈاکٹر کی رائے ہو کہ روزہ رکھا گیا تو یہ شخص مریض ہو جائے گا۔
- ان تمام صورتوں میں اگر صبح صادق سے پہلے بیمار ہوا ہو تو روزہ نہ رکھنا یا روزہ شروع کرنے کے بعد بیمار ہوا ہو تو توڑ دینا دونوں ہی جائز ہیں، بعد میں قضاء کر لے، کفارہ واجب نہیں ہے۔ (۱)

اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ محض بیماری کے وہم کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں، چنانچہ اوپر جو صورتیں بیان کی گئی ہیں وہ اسی وقت معتبر مانی جائیں گی جب مسلمان، دیانتدار، ماہر ڈاکٹر سے مشورہ پر مبنی ہوں اور گمان غالب کے درجہ کی ہوں۔ (۲)

اعصابی کمزوری

کبھی ایسی صورت بھی پیش آتی ہے کہ ایک شخص اعصابی کمزوری کا دائم المریض ہونے کی وجہ سے مسلسل روزے نہیں رکھ سکتا، چند دن روزے رکھنے کے بعد چند دن روزوں کا ناغہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے تو جتنے دن روزے رکھ سکتا ہے، رکھ لے، جب تکلیف شروع ہو جائے یا اس کا اندیشہ پیدا ہو جائے اور مسلمان دیانتدار ماہر ڈاکٹر اس کی نشاندہی کر دے تو روزہ نہ رکھے، بعد میں صرف قضاء کر لے۔ (۳)

۲- مسافر:

جن اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے ان میں سے ایک عذر سفر شرعی ہے،

(۱) بدائع ۲/۲۵۰- کتاب الفتاویٰ: ۳۰۸/۳

(۳) کتاب الفتاویٰ: ۳۰۸/۳

(۲) ہندیہ ۱/۲۰۷

سفر شرعی سے مراد تقریباً ۸۳ کلومیٹر ہے۔ (۱)

اگر کوئی شخص اپنے وطن سے تقریباً ۸۳ کلومیٹر کے سفر کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شریعت کی نظر میں مسافر مانا جائے گا اور اس کو یہ رخصت ملے گی۔ (۲)

اگر سفر اتنی مسافت کا ہو جس کا ذکر اوپر ہو چکا تو رمضان المبارک میں روزہ افطار کرنا جائز ہیں۔ (۳)

سفر کی وجہ سے روزے سے افطار کے جائز ہونے کے سلسلے میں مندرجہ ذیل تفصیل ہے:

(الف) اگر صبح ہونے کے بعد سفر شروع کیا تو اس دن روزہ رکھنا واجب ہے، البتہ سفر شروع کرنے کے بعد توڑا تو صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ (کفارہ کا بیان آگے آ رہا ہے) اور اگر روزہ رکھا اپنے گھر پر اور پھر گھر پر ہی روزہ توڑ دیا اس کے بعد سفر شروع کیا تو قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ (۴)

(ب) سفر میں تھا اور سفر ہی میں صبح ہوئی تو اب روزہ نہ رکھے یا رکھنے کے بعد توڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے، صرف قضاء ہوگی کفارہ نہیں۔ (۵)

(ج) صبح صادق کے وقت گھر پر تھا، اور روزہ رکھا اور پھر سفر شروع کیا پھر راستہ میں کوئی چیز یاد آئی اور دوبارہ گھر واپس آیا اور گھر ہی پر روزہ توڑ لیا تو یہ جائز نہیں ہے اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ (۶)

(د) سفر میں روزہ نہ رکھنے یا روزہ توڑنے کی اجازت ہے جیسا کہ اوپر گزرا، لیکن اگر روزہ رکھنے میں زیادہ مشقت نہ ہو تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے، زیادہ مشقت ہو تو روزہ رکھنا مناسب نہیں ہے۔ (۷)

(۱) مسافت شرعی کے سلسلہ میں چند اقوال ہیں ملاحظہ فرمائیں، ایضاح المسائل ۶۸

(۳) ہندیہ ۳۰۶/۱

(۵) ہندیہ ۲۰۶/۱

(۷) البحر الرائق: ۲۸۲/۳

(۲) البحر الرائق: ۳۸۳/۲

(۴) ہندیہ ۲۰۶/۱

(۶) قاضی خان ۲۰۳/۱

۳۔ حمل والی عورت:

حاملہ یعنی وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہے، اگر وہ روزہ رکھنے میں یا روزہ باقی رکھنے میں اپنے بچہ کے لئے نقصان نہ سمجھتی ہو یا خود اپنے لئے مشقت کا احساس کرتی ہو تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا یا روزہ توڑنا دونوں جائز ہیں بعد میں اس کی قضاء کر لے کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

۴۔ دودھ پلانے والی عورت:

اگر دودھ پلانے والی عورت اپنے بچہ یا اپنے بارے میں نقصان کا اندیشہ کرے تو روزہ توڑنا جائز ہے اور بعد میں صرف قضاء کر لے کفارہ اور فدیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲)

۵۔ روزے کی حالت میں سخت بھوک اور پیاس کا ہونا:

ایک شخص نے اپنے معمول کے مطابق روزہ مرہ کا کام کیا؛ لیکن اس کو اتنی سخت بھوک اور پیاس لگنے لگی کہ اس کی وجہ سے ہلاک ہونے کا خوف ہو، یا دماغی توازن سے متاثر ہونے کا احساس ہو، تو روزہ توڑنے کی اجازت ہے، بعد میں صرف قضاء کر لے، کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن اگر اس نے جان بوجھ کر زیادہ کام کیا جس کی وجہ سے یہ حالت ہو گئی اور روزہ توڑ دیا تو قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ (۳)

۶۔ شیخ فانی:

شیخ فانی اس شخص کو کہتے ہیں جس میں بہت زیادہ بوڑھا پے کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو اور روزہ اس کی صحت گھٹتی جا رہی ہو، ایسے شخص کو روزہ نہ رکھنے کی اور رکھ لیا ہے تو توڑنے کی اجازت ہے، ایسے شخص کو چاہیے کہ روزہ کے بدلہ فدیہ دیدے۔ (فدیہ کا بیان آگے آ رہا ہے)۔ (۴)

(۲) فتاویٰ دارالعلوم ۴۲۴/۱

(۱) ہندیہ ۲۰۷/۱

(۴) ہندیہ ۲۰۷/۱

(۳) تاتارخانیہ ۴۰۶/۳

۷۔ مجاہد فی سبیل اللہ:

اگر کسی مجاہد کو گمان غالب ہو کہ روزہ کی حالت میں کمزوری آجائے گی اور جہاد کرنے میں کمی آنے کا خوف ہے تو اس کو روزہ نہ رکھنا یا رکھ کر توڑ دینا جائز ہے اور بعد میں قضاء کر لے، کفارہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

ان چیزوں کا بیان جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن مکروہ ہو جاتا ہے

کچھ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن روزہ کی حالت میں ان کا کرنا مکروہ ہے۔

تھوک جمع کر کے نگلنا:

منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے اگرچہ ایسا کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۱)

کھرا کھوٹا پر کھنے کے لئے شہد چکھنا:

شہد یا تیل خریدتے وقت کھرا کھوٹا پر کھنے کے لئے چکھنا مکروہ ہے؛ البتہ معمولی شہد زبان پر رکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

روزے کی حالت میں گل کا استعمال:

موجودہ زمانہ میں دانت کی صفائی کے لئے گل، تمباکویا کوئی اور خوشبودار پپٹ استعمال کیا جاتا ہے، اور ان میں ذائقہ بھی پایا جاتا ہے اور جو لوگ خصوصیت سے گل وغیرہ کے عادی ہوتے ہیں، ان کو اس سے تسکین اور ذائقہ ملتا ہے، اس لئے یہ بھی روزہ کی حالت میں مکروہ ہے۔ (۳)

(۲) تاتارخانیہ ۳/۳۹۶

(۱) ہندیہ: ۱۹۱/۱

(۳) قاموس الفقہ ۴/۲۹۴

ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا:

ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ (۱) کرنا مکروہ ہے ہو سکتا ہے کہ پانی دماغ تک پہنچ جائے تو اس صورت میں روزہ یاد ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا واجب ہوگی۔ (۲)

روزہ میں کلی کرے غرارہ نہیں:

روزے کی حالت میں کلی کرنا چاہیے غرارہ نہیں، کلی اور غرارہ میں فرق یہ ہے منہ میں پانی لینے کے بعد سر جھکائے ہوئے جہاں تک پانی پہنچ جائے وہ کلی کرنا ہے اور اتنی مقدار ہی غسل میں فرض ہے اور منہ اٹھا کر پانی کو حرکت دینا، اس کا نام غرارہ ہے، اور یہ غیر روزے دار کے لئے سنت ہے۔ (۳) روزے کی حالت میں غرارہ مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں پانی کے پیٹ میں جانے کا اندیشہ ہے۔ (۴)

بیوی سے دل لگی کرنا:

روزے کی حالت میں بیوی سے دل لگی اور بوس و کنار اور چمٹنے کے سلسلہ میں فقہاء نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کے بارے میں مطمئن ہو کہ وہ دل لگی وغیرہ کی وجہ سے جماع یا انزال میں مبتلا نہیں ہوگا، تو اس کے لئے گنجائش ہے اور جس شخص کو اطمینان نہ ہو اس کے لئے بوس و کنار اور چمٹنا مکروہ ہے۔ (۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے روزہ کی حالت میں بیوی کے ساتھ چمٹنے کے بارے میں سوال یا تو آپ ﷺ نے اسے

(۱) ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کی صورت یہ ہے کہ ناک کے دونوں سوراخوں میں پانی ڈالتے وقت آہستگی سے سانس کی مدد سے اس طرح پانی اوپر کھینچا جائے کہ ناک کے تمام حصہ تک پہنچ جائے، بلکہ اس سے بھی کچھ آگے پہنچ جائے۔ (غسل احکام و مسائل، ص: ۳۲۰ - بنایہ ۱۵۶۱)

(۲) شامی ۳۳۷، زکریا (۳) غسل احکام و مسائل ص ۲۹ - فتاویٰ دارالعلوم ۱۵۱۱

(۴) ہندیہ ۲۰۰۶ (۵) بدائع ۲۶۹/۲

اجازت دیدی دوسرے صاحب آئے انہوں نے بھی یہی سوال کیا
تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرمادیا، جن صاحب کو آپ ﷺ نے
اجازت مرحمت فرمائی وہ سن رسیدہ (یعنی بوڑھے) آدمی تھے
اور جن کو منع فرمایا وہ جوان تھے“ (۱)

اس تفصیل کی روشنی میں نوجوانوں کو سبق لینا چاہیے اور اس مبارک مہینے میں ایسی
حرکت سے پرہیز کرنا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ توڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔
البتہ روزے کی حالت میں مباشرت فاحشہ ہر شخص کے لئے مکروہ ہے، مباشرت
فاحشہ کا مطلب یہ ہے کہ بے لباس ہونے کی حالت میں مرد و عورت کا آپس میں اس طرح چٹنا
کہ ایک دوسرے کی شرمگاہ مس کریں۔

کمزور کر دینے والے کام کرنا:

روزہ کی حالت میں ایسا کام کرنا کہ جس کی وجہ سے اتنی کمزوری آجائے کہ روزہ
توڑ دینا پڑ جائے تو ایسے کام کا کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

گناہ کے کام:

روزہ کی حالت میں کسی بھی طرح کے گناہ کے کام کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ (۳)

روزہ میں ”مذی“ کا نکلنا:

روزہ کی حالت میں مذی (۴) نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے (۵) البتہ روزے کی

(۱) سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۶۳۸۷ (۲) شامی زکریا ۳۰۰۳

(۳) ترمذی ۱۵۰۶

(۴) مذی: اس پتلی رطوبت کو کہا جاتا ہے جو شہوت کے ساتھ بوس و کنار کرنے سے خیالات کی وجہ سے بغیر کو دے
نکلتی ہے اور اس کے نکلنے کا احساس بھی نہیں ہوتا، یہ مردوں کے مقابل عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ (غسل

(۵) طحاوی ۳۶۱

احکام و مسائل ص: ۴۶)

حالت میں ایسے کام نہ کرے جس سے مذی آئے، روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ (۱)

روزہ میں منی نکلنا:

روزہ کی حالت میں محض دیکھنے یا برے خیالات کی وجہ سے انزال (۲) ہوا اور منی نکل آئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۳) لیکن روزے میں ایسے برے کام کرنا جس سے یہ حالت پیش آئے، روزے کو مکروہ کر دیتا ہے۔ (۴)

سحری میں زیادہ تاخیر کرنا:

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے، مگر اتنی تاخیر کرنا کہ رات کا باقی رہنا مشکوک ہو جائے مکروہ ہے۔ (۵)

عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا:

بیوی کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (۶)

(۱) ابوداؤد رقم: ۲۳۶۲

(۲) انزال کے معنی ہیں، منی کا پیشاب کے راستہ سے نکلنا (المجموع: ۱۴/۱۴۱)

(۳) ابوداؤد رقم: ۲۳۶۳

(۴) طحاوی: ۳۶۱

(۵) ہندیہ: ۲۰۱/۱

(۶) ہندیہ: ۲۰۰/۱

ان چیزوں کا بیان جن کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بعض امور ایسے ہیں کہ ان کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

عورت کا سالن وغیرہ چکھنا:

اگر شوہر بدخلق و بدزبان ہو اور نمک کے کم و بیش ہونے میں اس کی برہمی کا اندیشہ ہو تو عورت کو کھانے کا نمک زبان پر رکھ کر چکھنے کی اجازت ہے، ایسی صورت میں نہ روزہ ٹوٹے گا اور نہ ہی مکروہ ہوگا۔ (۱)

بچہ کو کھانا چبا کر دینا:

اگر بچہ اتنا چھوٹا ہے کہ اس کو کھانا چبا کر دینا پڑتا ہے اور وہاں روزہ دار عورت کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں ہے تو وہ عورت چبا کر دے سکتی ہے اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا؛ البتہ یہ خیال رہے کہ چبانے میں لقمہ حلق سے نیچے نہ اترے ورنہ روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

روزہ کی حالت میں ناخن یا بال کاٹنا:

روزے کی حالت میں ناخن یا بال کاٹنا درست ہیں، روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ (۳)

(۲) شامی ۳/۳۹۵

(۱) تاتارخانیہ ۳/۳۹۶

(۳) کتاب الفتاویٰ ۳/۳۸۵

مسواک کرنا:

روزے کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، مسواک تر ہو یا خشک یا پانی میں بھیگی ہوئی، سب کا حکم ایک ہی ہے۔ (۱)

تیل لگانا:

روزے کی حالت میں سر میں تیل لگانا یا بدن پر تیل ملنا اسی طرح مونچھوں اور داڑھی پر تیل لگانا سب درست ہے مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

سرمہ لگانا:

عورتیں زینت کے لئے سرمہ کسی وقت بھی لگا سکتی ہیں، مردوں کو دن میں دوائی کے طور پر سرمہ لگانا چاہیے، زینت کے ارادہ سے نہیں۔ (۳) اگر روزہ کی حالت میں کسی نے سرمہ لگایا تو روزہ میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”ایک صاحب خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہے، کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں!“ (۴)

خوشبو سونگھنا:

روزے کے لئے خوشبو سونگھنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (۵)

اسی طرح خوشبودار تیل لگانے یا ملنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (۶)

(۱) ہندیہ ۱۹۹/۱

(۲) عمدۃ الفقہ ۱۵۶/۳

(۳) ترمذی رقم: ۷۲۶

(۴) عمدۃ الفقہ ۱۸۴/۳

(۵) ہندیہ ۱۹۱/۱

(۶) عمدۃ الفقہ ۱۸۴/۳

بے اختیار دھواں ناک یا حلق میں جائے:

دھونی اگر بتی یا کسی اور چیز کا دھواں حلق یا ناک میں داخل ہو گیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ البتہ جان بوجھ کر دھواں ناک میں کھینچا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (۱) اگر اگر بتی کا دھواں دماغ میں نہیں پہونچا، صرف خوشبو سونگھی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (۲)

دانت سے خون نکلنا:

روزہ کی حالت میں دانت سے خون نکلا اور خون کو باہر پھینک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور اگر خون حلق سے نیچے چلا گیا تو فقہاء نے اس کی تین صورتیں لکھی ہیں:

- ۱- خون کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- ۲- ذائقہ محسوس نہ ہو؛ لیکن خون اور تھوک برابر ہو یا خون غالب ہو تو اس صورت میں بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔
- ۳- ذائقہ محسوس نہ ہو؛ لیکن خون پر تھوک غالب ہو یعنی خون کی مقدار تھوک کی مقدار سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۳)

عورت کا اپنی شرم گاہ میں روئی کا پھاہار کھنا:

اگر عورت نے روزہ شروع کرنے کے بعد اپنی شرم گاہ میں دوا کا پھاہار رکھا تو روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اگر روزہ شروع کرنے سے پہلے ہی دوا کا پھاہار شرم گاہ میں رکھا ہوا تھا، پھر روزہ شروع کیا تو اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۴)

روزے میں قئے کرنا:

اس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں:

- (۱) شامی زکریا (۲) فتاویٰ محمودیہ: ۱۵۶/۱۰
- (۳) کتاب الفتاویٰ: ۳۸۴/۳، شامی ۳۶۸/۳
- (۴) کتاب الفتاویٰ: ۳۸۳/۳

۱- بلا ارادہ از خود منہ بھر (۱) قئے ہوگئی یا پیلا پانی آگیا اور وہ باہر پھینک دیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۲- جو قئے از خود آئی تھی اس کو نگل گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۳- جان بوجھ کر منہ بھر قئے کی تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (۲)

روزہ میں انجکشن اور گلوکوز چڑھانا:

دوا انسان کے پیٹ یا دماغ میں پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے انجکشن کے ذریعہ دوا معدہ یا دماغ تک نہیں پہنچتی ہے بلکہ رگوں میں جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ پورے جسم میں پھیل جاتی ہے؛ اس لئے انجکشن وغیرہ کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۳)

روزہ کی حالت میں زنڈ و بام:

روزہ کی حالت میں زنڈ و بام لگانا درست ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۴)

روزہ میں احتلام:

روزے کی حالت میں اگر کسی کو احتلام (۵) ہوا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا؛ اس لئے کہ اس میں انسان کے ارادے کو کوئی دخل نہیں ہے۔ (۶)

ہومیو پیتھک دوائی کا سونگھنا

ہومیو پیتھک دوا کے سونگھنے سے مریض پر اتنا ہی اثر ہوتا ہے جتنا کہ دوا کے کھانے

(۱) منہ بھر قئے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی زیادہ مقدار میں قئے آجائے کہ آسانی سے منہ بند کرنا چاہے تو نہ ہو سکے۔

(۲) ہندیہ: ۲۰۴/۱ (۳) ہدایہ: ۲۰۰/۱

(۴) کتاب الفتاویٰ ۳/۳۸۶

(۵) لغت میں ”احتلام“ کے معنی ہیں ”خواب میں جماع کرنا یا جماع کرتے دیکھنا“ (لسان العرب مادہ حلم) فقہاء

کی اصطلاح میں اس ”جماع“ کا نام احتلام ہے جو سونے والا خواب میں دیکھتا ہے اور اس کے ساتھ اکثر منی کا خروج ہو جاتا ہے۔ (المجموع: ۱۵۸/۲)

(۶) شامی ۲/۳۸۶

سے، اس کے باوجود اگر کسی نے روزے کی حالت میں ہومیو پیتھک دوائی سونگھ لی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۱)

پائیریا کی پیپ

پائیریا ایک مرض ہے جس کی وجہ سے مسوڑوں میں پیپ آتی ہے اور وہ تھوک کے ساتھ مل کر پیٹ میں جاتی رہتی ہے؛ چوں کہ یہ پیپ منہ ہی میں پیدا ہوتی ہے اور تھوک سے کم ہوتی ہے اور اس سے بچنا بھی ممکن نہیں ہے؛ اس لئے اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۲)

آنکھ میں دوا ڈالنا:

روزہ کی حالت میں کسی شخص نے آنکھ میں سیال دوا ڈالی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (۳)

کان میں تیل، دوا اور پانی ڈالنا:

روزہ کی حالت میں کان میں تیل اور دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے؛ لیکن پانی پہنچنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔ (۴)

روزہ میں منجن:

روزہ میں منجن، تو تھ پیسٹ وغیرہ کا استعمال کرنا مکروہ ہے، ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ (۵)

عورتوں کا لبوں پر سرخی لگانا:

روزہ کی حالت میں عورت کے لبوں پر سرخی لگانے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی ہے؛ لیکن اگر منہ کے اندر پہنچنے کا احتمال ہو تو مکروہ ہے۔ (۶)

(۱) فتاویٰ محمودیہ: ۱۰۰/۱۰

(۲) فتاویٰ رحیمیہ: ۱۰۹/۳

(۳) احسن الفتاویٰ

(۴) بہشتی زیور: ۱۲/۳، فتاویٰ دارالعلوم: ۶/۶۱

(۵) احسن الفتاویٰ: ۴/۲۲۹

(۶) احسن الفتاویٰ: ۴/۲۲۲

بھولے سے کھانا پینا

اگر کسی کو اپنا روزہ بالکل یاد نہ رہے اور بے خیالی میں کھایا پی لیا یا بیوی سے ہم بستری کر لی اور بعد میں یاد آیا تو روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور روزہ باقی رہے گا۔ (۱)

کفارہ کا بیان

آپ حضرات جان چکے ہیں کہ ماہِ رمضان کی فضیلت اور برکت تمام مہینوں سے زیادہ ہے، اللہ تعالیٰ اس مہینے میں اپنی برکت کے دروازے کھول دیتا ہے، اللہ نے اس مہینے میں روزے کا حکم دیا اور اس کا بدلہ خود ہی عطا کرنے کا اعلان فرمایا، اگر کوئی اس ماہِ مبارک میں جان بوجھ کر روزہ توڑتا ہے تو اس کو اس کی عظمت کی ہتک سمجھا جاتا ہے اور اس کو کفارہ کی شکل میں جرمانہ دینا ادا کرنا پڑتا ہے۔

کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

روزہ توڑنے پر کفارہ واجب ہونے کے لئے چند شرائط ہیں اگر وہ پائی جائیں گی تو کفارہ واجب ہوگا، ورنہ صرف قضاء واجب ہوگی۔

۱- رمضان کا روزہ توڑا ہو، رمضان کے علاوہ کسی بھی روزے کو توڑنے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا ہے۔ (۱)

۲- رمضان کا روزہ جان بوجھ کر عذر شرعی کے بغیر توڑا ہو، اگر کوئی عذر شرعی مثلاً مرض بھول اور سفر وغیرہ کی وجہ سے توڑا ہے تو صرف قضاء ہوگی۔ (۲)

۳- جو چیز کھائی یا پی ہے، وہ دوا یا غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہو۔ (۳)

(۲) قاموس الفقہ: ۲۹۰/۴

(۱) فتاویٰ محمودیہ: ۱۴۰/۱۰

(۳) تاتارخانیہ: ۳۸۹/۳

- ۴- جو چیز کھائی یا پی گئی ہو، وہ جوف دماغ یا جوف معدہ میں گئی ہو۔ (۱)
- ۵- رمضان کے فرض روزے کی نیت بھی کی ہو۔ (۲)
- ۶- نفسانی خواہشات کی تکمیل یعنی جماع کیا گیا ہو۔ (۳)

روزہ کا کفارہ کیا ہے؟

رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ غلام یا باندی آزاد کرے، اگر یہ حاصل نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے، درمیان میں ایک دن بھی ناغہ نہ ہو، ورنہ پھر از سر نو رکھنے پڑیں گے، اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔ (۴)

کفارہ کے روزوں میں حیض کا مسئلہ:

کسی عورت پر کفارہ واجب ہو جائے اور وہ مسلسل دو ماہ کفارے کے روزے رکھے تو درمیان میں حیض کے ایام عذر سمجھے جائیں گے اور ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے سے اس کے تسلسل میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، مگر پاکی کے بعد فوراً روزے رکھنے شروع کر دے۔

اگر درمیان میں نفاس کا خون آجائے تو کفارہ صحیح نہیں ہوگا، دوبارہ روزے رکھے۔ (۵)

کفارہ کے روزوں میں بیماری:

اگر ایک شخص کفارے کے روزے رکھ رہا تھا کہ درمیان میں بیمار ہو گیا اور کچھ روزے چھوٹ گئے تو تندرست ہونے کے بعد از سر نو روزے رکھے۔ (۶)

کھانا کھلانے میں تسلسل ضروری نہیں:

اگر کوئی کفارے میں مسکینوں کو کھانا کھلا رہا ہے تو دو وقت مسلسل کھانا ضروری نہیں ہے؛ بلکہ دن رات میں کھلائے یا رات اور سحر میں کھلائے یا دو دن دن کا، یا دو دنوں دن رات کا کھانا

- | | |
|----------------------|-----------------------|
| (۱) ہدایہ: ۲۰۰/۱ | (۲) تاتارخانیہ: ۳/۶۸۸ |
| (۳) بخاری: ۲۵۹/۱ | (۴) مراقی الفلاح |
| (۵) بہشتی زیور: ۱۵/۳ | (۶) حوالہ سابق |

کھلائے؛ بلکہ بیچ میں کچھ ناغہ ہو جائے تو بھی کچھ حرج نہیں ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ پہلے وقت جن فقراء کو کھلایا ہو دوسرے وقت بھی ان ہی کو کھلائے۔ (۱)

ایک ہی غریب کو ساٹھ دن تک کھانا کھلانا:

اگر کسی نے روزے کے کفارے میں ساٹھ دن کسی ایک غریب کو دونوں وقت بٹھا کر کھلایا تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (۲)

یا ساٹھ دن تک کچا اناج (صدقہ فطر کی بقدر) یا اس کی قیمت دیتے رہے تب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (۳)

کفارہ میں غلہ یا اس کی قیمت:

اگر کھانا نہ کھلائے؛ بلکہ ساٹھ مسکینوں کو کچا اناج دے تب بھی جائز ہے، البتہ ہر مسکین کو اتنا دے جتنا ایک آدمی کی طرف سے صدقہ فطر (۴) دیا جاتا ہے، یا اس کی قیمت دیدے تب بھی جائز ہے۔ (۵)

(۱) قاموس الفقہ: ۲۹۱/۴

(۲) فتاویٰ دارالعلوم: ۴۴۸/۴

(۳) بہشتی زیور: ۱۶/۳

(۴) صدقہ فطر گہوں سے دیا جائے تو نصف صاع دیا جائے گا، نصف صاع کا وزن موجودہ وزن کے حساب سے دیرھ کیلو ۷۲ گرام اور ۶۴۰ ملی گرام ہے (ایضاح المسائل: ۹۸)

(۵) بہشتی زیور: ۱۶/۳

ان صورتوں کا بیان جن میں قضا اور کفارہ واجب ہے

یہاں ان صورتوں کو بیان کیا جائے گا جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوتا ہے۔

جان بوجھ کر جماع کرنا:

اگر کسی نے رمضان کے روزے کی حالت میں دن کے وقت جان بوجھ کر جماع کیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور میاں بیوی دونوں پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ضروری ہوگا۔ (۱)

جماع بلا انزال:

اگر شوہر کے عضو خاص کا حشفہ (سپاری) بیوی کی شرمگاہ میں چھپ جائے تو دونوں کا روزہ فاسد ہو جائے گا، انزال ہو یا نہ ہو اور دونوں پر قضاء کے ساتھ کفارہ ضروری ہوگا۔ (۲)

شوہر نے عورت سے زبردستی جماع کیا:

شوہر نے رمضان کے روزے کی حالت میں بیوی کی رضامندی کے بغیر زبردستی جماع کیا تو روزہ دونوں کا ٹوٹ گیا؛ البتہ شوہر پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا اور بیوی پر صرف قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۳)

(۲) شامی: ۳/۳۸۶

(۱) تاتارخانیہ: ۳/۳۹۳

(۳) فتاویٰ تاتارخانیہ: ۳/۳۹۳

اور اگر بیوی جماع کے درمیان راضی ہوگئی تو اس پر بھی قضاء کے ساتھ کفارہ ہوگا (۱)

روزے کی حالت میں کچا گوشت یا چاول کھانا:

روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کچا گوشت یا کچے چاول کھائے تو قضاء اور کفارہ

دونوں واجب ہوں گے۔ (۲)

نمک کھالیا:

اگر کسی نے روزے کی حالت میں تھوڑا نمک بھی کھالیا تب بھی روزہ ٹوٹ جائے گا

اور قضاء کے ساتھ کفارہ واجب ہوگا۔ (۳)

گٹکھا اور کھینی کھانا:

اگر کسی نے روزہ کی حالت میں گٹکھا اور کھینی کھائی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء اور

کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ (۴)

بیوی کا تھوک چاٹنا:

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی یا محبوب کا تھوک روزے کی حالت میں چاٹ لیا تو روزہ

ٹوٹ جائے گا اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہوگا۔ (۵)

(۲) فتاویٰ دارالعلوم: ۶/۴۴۱

(۴) قاموس الفقہ: ۴/۲۹۰

(۱) ایضاً

(۳) مراقی الفلاح: ۳۶۳

(۵) حوالہ بالا

ان صورتوں کا بیان جن میں صرف قضاء واجب ہے

یہاں سے ان صورتوں کو بیان کیا جائے گا جن میں صرف قضاء واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں ہوتا۔

روزہ میں کنکریا لوہے کے ٹکڑے کھانا:

اگر کسی نے روزے کی حالت میں کنکریا لوہے کا ٹکڑا یا کوئی ایسی چیز کھائی جس کو نہ کھایا جاتا ہے اور نہ اس سے دوا کی جاتی ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، صرف قضاء کرے، کفارہ واجب نہیں۔ (۱)

بھول سے کھانے کے بعد جان بوجھ کر کھایا:

کسی نے بھول کر کھالیا یا پی لیا، پھر یاد آنے پر اس نے سوچا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر کھانا کھالیا تو اس صورت میں قضاء ہے کفارہ نہیں۔ (۲)

روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی روزہ دار کی طرح رہے:

رمضان میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو بھی باقی دن روزے داروں کی طرح رہے،

کھانے پینے میں مشغول نہ ہو جائے۔ (۱)

بوس و کنار کی وجہ سے انزال:

اگر بیوی سے بوس و کنار کرتے ہوئے انزال ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۲)

احتلام کے بعد افطار:

احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے جیسا کہ پہلے گذرا؛ لیکن اگر کسی نے غلطی سے یہ سمجھا کہ احتلام کی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا اور پھر کھاپی لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۳)

سخت بیماری میں روزہ توڑنا:

اگر کسی نے سخت بیماری کی وجہ سے روزہ توڑ دیا تو صرف قضاء کرے، کفارہ واجب نہیں ہے۔ (۴)

منہ میں پان یا گلکھا دبا کر رکھنا:

کوئی شخص منہ میں پان یا گلکھا دبا کر سو گیا اور سحری میں آنکھ نہیں کھلی، صبح آنکھ کھلی تو روزہ نہیں ہوا، اب صرف قضاء کرے، کفارہ واجب نہیں ہے۔ (۵)

کلی کرتے وقت پانی اندر جانا:

کلی کرتے وقت اچانک پانی چلا گیا اور اس کو یاد تھا کہ آج اس کا روزہ ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۶)

(۲) شامی: ۳/۳۷۹

(۳) شامی: ۳/۳۷۵

(۶) شامی: ۳/۳۷۴

(۱) مراقی الفلاح: ۳۵۹

(۳) شامی: ۳/۳۷۵

(۵) بہشتی زیور: ۱۲/۳

کان یا ناک میں دوا ڈالنا:

اگر کسی نے روزہ کی حالت میں کان یا ناک میں دوا ڈالی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۱)

حقہ یا بیڑی پینا:

روزے کی حالت میں حقہ یا بیڑی یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ صرف قضاء واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں۔ (۲)

مسافر نے روزہ توڑ دیا:

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں روزہ رکھ کر سفر میں گیا اور سفر میں روزہ توڑ دیا تو صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۳)

مشت زنی کرنا:

مشت زنی بڑا گناہ ہے، عام حالات میں اس کی اجازت نہیں ہے (۴) اگر کسی نے روزے کی حالت میں مشت زنی کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۵)

عورت کی شرم گاہ میں انگلی داخل کرنا:

اگر شوہر نے بیوی کی شرم گاہ میں انگلی داخل کی اور انگلی پانی میں تر تھی تو بیوی کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضاء واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔ (۶)

(۱) ہندیہ: ۲۰۴/۱ (۲) فتاویٰ دارالعلوم: ۶/۲۱۴
(۳) احسن الفتاویٰ: ۴/۲۵۸ (۴) حاشیہ الطحاوی: ۹۶، تاتارخانیہ: ۱/۲۵۸
(۵) شامی: ۲/۱۱۳ (۶) احسن الفتاویٰ: ۴/۲۵۷

فدیہ کا بیان

فدیہ کیا ہے؟

فدیہ کی وضاحت خود قرآن میں موجود ہے:

”فدیہ طعام مسکین“ (۱) ”فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے“

ایک روزہ کے بدلہ کسی مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کھانا کھلانا فدیہ ہے (۲) اور اگر کھانا کھلانا کے بجائے غلہ دینا چاہے تو صدقہ فطر (۳) کی مقدار ایک روزہ کی طرف سے دے دے۔ (۴)

فدیہ کس پر واجب ہے؟

اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور روز بروز اس کی صحت گھٹتی جا رہی ہو، ایسے شخص کو شیخ فانی کہتے ہیں، اس کو اپنے ہر دن کے روزے کی طرف سے فدیہ دینے کی اجازت ہے۔ (۵)

(۲) خانیہ: ۲۰۲/۱
(۳) جامع الرموز: ۱۶۰/۱

(۱) البقرة: ۱۸۴
(۳) اس کا پورا بیان گذر گیا
(۵) ہندیہ: ۲۰۷/۱



دارالترجمة والتحقق

کی نئی پیشکش

DARUT TARJUMATI WAL TAHQEEQ

Tandola, Tanda, Rampur (U.P.) India

Mob.: 9012454047